نور افشاں لودیانہ

[illegible]

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۵ — مطبوعہ ۳۱ جنوری ۱۸۸۹ء روز پنجشنبہ — جلد ۱۷

اب کے پھر ملاحظہ فرمائیے

ہم نے شروع سال سے قریب ساٹھہ خریداروں کے نام رجسٹر روانگی اخبار سے خارج کر دیئے۔ لیکن ابھی چند معززین کے نام ایسے باقی ہیں جنہوں نے ۱۸۸۹ء کی قیمت نہیں بھیجی ہے انکی طرف بقایا تو نہیں ہے اور وہ ہمیشہ قیمت دینیوالے ہیں اسلیئے ہمنے اُنکو اُنکی خوش معاملگی کے صلہ میں ایک مہینہ کی مہلت اَور دیدی ہے۔ اگر وہ شروع فروری تک قیمت پیشگی بھیجدیں۔ تو اُنکی مہربانی ورنہ دیگر نادہندوں کی فہرست میں داخل ہوکر وہ بھی خارج از رجسٹر ہونگے۔ امید کہ ہماری اس آخری التجا پر ہمارے مہربان توجہ فرماوینگے ورنہ ہماری توجہ تو ضرور ہی ہوگی ✦

المُلتجی

منیجر نور افشاں

نور افشاں

مطبوعہ ۳۱ جنوری ۱۸۸۹ع

ڈاکٹر ایم۔ بی عطارد صاحب اسسٹنٹ سرجن بٹالہ

ضلع گورداسپور ہفت سالہ امتحان ڈاکٹری میں تعریف کے ساتھ کامیاب ہوئے مبارک ہو +

مرزا غلام احمد پیغمبر قادیانی نے اپنے

لڑکے بشیر احمد کی وفات پر ایک ۴ صفحہ کا اشتہار مشتہر کیا ہے اور اپنے پیروں کے آنسو پونچھے ہیں۔ اس اشتہار میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ اس لڑکے کی نسبت کبھی موعود طفل کا خیال ظاہر نہیں کیا گیا۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اسکی ولادت پر خوشخبری کس امر کی دی گئی تھی۔ منشور محمدی اور ریاض ہند اخبارات میں۔ اب جبکہ اللہ تعالے نے اس بچے کو اٹھا لیا۔ اور آپکی تمام امیدوں کو برباد اور دعوؤں کو باطل کیا۔ تو اب آپ اسکے موعود ہونے سے صاف انکار کر دیا اس اشتہار کے آخر میں ایک نیا الہام مشتہر کیا ہے۔ خلق اللہ کو عموماً اور محمدیوں کو خصوصاً اپنی متابعت کی دعوت کی ہے۔ اب ہمارے خیال میں مرزا صاحب کا الہام محمدیوں اور آپکے پیروں کی نظر میں بھی ہلکا پڑ گیا ہے کیونکہ اب جو متوفی لڑکے پر حاشیے چڑھائے جاتے ہیں۔ وہ بالکل بناوٹی ہیں +

اب مرزا صاحب اس الہام کے باطل ہونیکی وجہ سے ایسے خائف ہو گئے ہیں کہ اب کسی دعوٰی کی جرأت نہیں کرتے۔ چنانچہ ۹۔ جمادی الاول کو آپکے ہاں ایک اور لڑکا تولد ہوا ہے۔ جسکا نام انہوں نے بالفعل بشیر اور محمود رکھا ہے کہتے ہیں کہ ابھی تک الہام سے واضح نہیں ہوا کہ آیا موعود لڑکا یہی ہے۔ یا کوئی دوسرا ہوگا۔ سچ ہے آگ سے جلا جگنو سے بھی ڈرتا ہے۔ مرزا صاحب کو واضح ہو کہ الہام کی بات انسان کی خواہش سے کبھی نہیں ہوتی۔ بلکہ خدا کے مقدس لوگ روح القدس کے بلوائے بولتے تھے آپکا دعوٰی نبوت بیدلیل ہے یہہ تو ہم جانتے ہیں کہ یہہ آخری زمانہ ہے۔ اور اس زمانہ میں ہمارے خداوند کے قول کے مطابق ایسے نبیوں کا پیدا ہونا ضرور ہے کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھیں گے۔ اور ایسے بڑے نشان اور کرامتیں دکھاوینگے کہ اگر ہو سکتا تو وے برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے۔ دیکھو میں تمہیں آگے ہی کہہ چکا۔ مرزا صاحب اس زمانہ انجیلی اور روشنی علم کے آگے آپکا الہام کچھ قیمت نہیں رکھتا۔ بہتر ہو کہ آپ اب کونے میں بیٹھکر وظیفہ کیا کریں اور اگر کچھ عاقبت کا خوف ہے۔ تو خداوند مسیح شفیع المذنبین پر ایمان لاویں۔ کہ آپکی عاقبت بخیر ہو۔ خدا ہدایت کرے +

نور افشاں کی بھلی بات بھی نیکی کے دشمنوں کو

کڑوی لگتی ہے۔ کوئی بات خواہ کیسی ہی ہو۔ نور افشاں خواہ کسی دوسرے اخبار کا حوالہ دے کر لکھے۔ ضرور نور افشاں کے حساب میں لکھی جاتی ہے۔ تاج الاخبار راولپنڈی بڑا ناراض ہو کر لکھتا ہے کہ عیسائی اخبار نور افشاں اپنے آپکو بڑا مہذب خیال کرتا ہے اپنے نادہند خریداروں کو کتا لکھتا ہے۔ ایسے بھوتوں سے ہی خدا واسطہ نہ ڈالے۔ بھلا کہیں تو نور افشاں سے نکالکر کوئی بتا دے۔ کہ نور افشاں نے اپنے خریداروں کو کتا لکھا ہے۔ نور افشاں مطبوعہ ۱۰ جنوری کے مختلف واقعات میں اخبار الاخیار دہلی سے نقل کیا گیا جسکا حوالہ ساتھ ہی ہے۔ پھر نہ معلوم کہ نور افشاں کے سر یہہ خطا کیوں دھری گئی۔ لطف یہہ ہے کہ ہمکو تو مہذب ہونیکا طعنہ دیتا ہے۔ حالانکہ ہمنے اپنی طرف سے ایسا ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔ وہ خود آگے کہتا ہے کہ گو ہر ایک نادہند خریدار صلہ مذکور کا مستحق ہے۔ لیجئے اب آپکی تہذیب کی ٹانگ ٹوٹی یا نہیں۔ سچ کہتے ہیں۔ دروغ گو را حافظہ نباشد پیارے ہمعصر مہربانی سے اعتراض کرنیکے پیشتر نور افشاں کو اچھی طرح دیکھ لیا کیجئے۔ تاکہ پھر خفت نہ اٹھانی پڑے +

اخبار چراغ امین آگرہ

محمدی تہذیب اور شائستگی کی بابت مسیحی عورتوں کے حیا و شرم پر بیحیائی سے حملہ کرتا ہے۔ انکو اپنے گریبان میں منہہ ڈالکر اپنی محمدی بہنوں کی پردہ داری دیکھنی چاہئے۔ تب آپکی پردہ دری آپکو معلوم ہو۔ کہ برقعہ اندر آپکی کارروائیاں کیسی شرمناک ہوتی ہیں۔ سب نہیں مگر بعض۔ کیونکہ شریف محمدی عورتیں نہایت شرافت اور حیاداری سے بسر اوقات کرتی ہیں۔ کیا آپ نے سب مسیحیوں کو ایک ہی جیسا سمجھ لیا ہے۔ آپ نے جو کسبیوں سے مسیحی عورتوں کو تشبیہہ دی کیا آپکو ایسا لکھنا ایک معزز اور شریف گروہ کے لئے زیب دیتا ہے۔ یہہ مثال آپ نے دی ہے۔ ایک مس اور برہمن لڑکے کی۔ یہہ صرف آپکی دلی خباثت کا اظہار ہے۔ آپ بیفائدہ مسیحیوں پر حملہ کرتے ہیں۔ آپکے دین کی کوئی ایسی تعلیم آپ پاتے ہیں جس سے بیحیائی کا سبق ملتا ہے۔ لیکن اگر کوئی بیحیا ہووے تو دین پر کیا حرف آسکتا ہے کبھی کسی عیسائی کو آپ نہ دیکھیں گے۔ کہ مسلمان عورات پر اسطرح حملہ کرے + ہاں اگر کچھ کہنا ہوگا۔ تو دین کی نسبت اعتراض کریگا الزامی جواب کے لحاظ سے بعض وقت کہنا ہی پڑتا ہے۔ پیارے ہمعصر آپ اپنی زبان کو لگام دیں۔ اور اپنے کار سیاہ ظرف کو ایسی تحریروں کے تحریر کرنے سے باز رکھیں۔ دیکھئے انجیل کی تعلیم حیا کی نسبت یوں ہے عورات کے لئے اسطرح حکم ہے +

"یونہی عورتیں بھی شائستہ طور پر شرم اور تمیز کے ساتھ آپکو سنواریں۔ نہ کہ بال گوندنے اور سونے اور موتیوں اور قیمتی لباس سے۔ بلکہ جیسا کہ عورتوں کو جو خدا پرستی کا اقرار کرتی ہیں چاہئے آپکو نیک کاموں سے سنواریں۔ چاہئے کہ عورت چپ چاپ کمال فرمانبرداری سے سیکھے۔ ا تمطاؤس ۲ باب ۹ و ۱۰ و ۱۱ +

آریہ پتر کا لاہور مطبوعہ ۱۵ جنوری میں

بہ ثبوت تناسخ (آواگون) ایک نئی دلیل پیش کی ہے۔ اپنی سمجھ میں گویا آواگون کو ثابت کر دیا ہے۔ ہمارے ناظرین سنکر اول تو بے اختیار ہنسینگے۔ پھر ان آریوں کی عقل پر افسوس کرینگے۔ لکھا ہے کہ چھوٹا بچہ جو سوتے وقت بعض وقت ہنستا ہے۔ اور بعض وقت روتا ہے۔ تو اسکی وجہ وہ نہیں جو ہمارے ملک

کی جاہل جورتیں بیان کرتی ہیں (ان عقلمندوں کی وجہ سنئے) بلا اسکا سبب یہہ ہے کہ پچھلے جنم کی باتیں اسکو یاد آتی ہیں چونکہ تھوڑے عرصہ سے اسنے پچھلے جنم کو چھوڑا ہوتا ہے اسلئے گذشتہ واقعات سوتے ہوئے اُسے یاد آتے ہیں۔ لیجئے ہمارے عقلمند اواگونیوں نے اواگون کو ثابت کرہی دیا۔ واہ شیر وکیا کہنا ہے۔ یہی آریہ فلسفی ہے۔ اتنا تو خیال کیا ہوتا کہ جسحال بحالت معصومی اسکو گذشتہ واقعات کی یاد آتی ہے تو کیا ہوش سنبھالنے پر یکلخت سبکچھ سے فراموش ہو جاتا ہے کچھ بھی یاد نہیں رہتا۔ باتمیز بچوں کو جسحال لڑکپن کی باتیں جوانی میں یاد رہتی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ گذشتہ زمانہ کی زندگی کی باتیں قطعاً فراموش ہوجاتی اور ایسی حالت میں یاد آویں جبکہ وہ کچھ نہیں جانتا۔ بوجھتا سمجھتا لطف یہہ کہ ایسی بیہوشی اور بیخبری کی حالت میں۔ وہ باتیں بھی سوتے ہوئے یاد آویں۔ مگر جاگتے کھیلتے وہ بھی فراموش ہیں

پڑیں پتھر سمجھ پر آپکی سمجھے تو کیا سمجھے

پھر آپ بوجھیں۔ گرا... کے ہنسنے اور... ...زنگی ...ہہ کیا ہے۔ اسکا جواب کچھ مشکل ہے۔ ذرا عقل سے کام لینا چاہئے۔ کیونکہ اس اندھیرے پر عقل یوں روشنی ڈالتی ہے کہ جسطرح بحالت ہوش انسان خواب میں اپنے گذشتہ اور دن کے واقعات کا نظارہ کرتا ہے۔ ویسے ہی بچہ جب جاگتے وقت روتا اور ہنستا ہے۔ تو سوتے وقت بھی بعض موقع وہی نظارہ اُسکے سامنے آجاتا ہے۔ پھر ہنسنے یا رونے لگتا ہے۔ اس سے بڑھکر یہہ اور بھی درست و صحیح ہے کہ بدہضمی کی وجہ سے بچہ روتا ہنستا ہے۔ اگر ایسے بچہ کو دوچار روز پیپر منٹ دیدو تو اُسکے تمام وسوسات رفع ہوجاتے ہیں۔ آزماکر دیکھ لیجئے

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

لیکن آپکی عقل کی بدہضمی کا علاج پیپر منٹ سے نہ ہوگا +

قرآن سورہ بقر۔ رکوع ۸ میں لکھا ہے کہ۔ ان الذین آمنو والذین ھادوا والنصاری والصابئین من آمن بالله والیوم الاخر وعمل صالحا فلھم اجرھم عند ربھم ولاخوف علیھم ولاھم یحزنون۔

ترجمہ۔ جولوگ کہ ایمان لائے اور وہ لوگ کہ یہودی ہوئے۔ اور عیسائی اور بیدین۔ جو کوئی ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے اور کام کرے اچھے۔ پس واسطے اُنکے ہے ثواب۔ نزدیک رب اُنکے کے۔ اور نہیں ڈر اوپر اُنکے۔ اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

اب مہربانی کرکے مسلمان بھائی بتلادیں۔ کہ جب یہہ صورت ہے۔ تو محمد صاحب کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اور پھر آنکی فضیلت کیا رہی۔ کیونکہ نیکی کرنیوالے اللہ اور قیامت کو ماننے والے ثواب کے مستحق اور بیخوف ہیں۔ تو کلمہ پڑھنا اور محمد کو نبی ماننا اور قرآن کو کلام اللہ سمجھنا فضول ٹھہرا۔ ان چیزوں کی بقول حضرت محمد کوئی ضرورت نہیں +

سر سید احمد خان صاحب بہادر نجم الہند کی نسبت

اخبار ہندوستانی میں ایک مراسلت شائع ہوئی ہے جسکو ہمارے لاہور کے ہمعصر آفتاب پنجاب نے بھی نقل کیا ہے۔ اسمیں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ سید احمد صاحب کسی عربی اور نبوی خاندان میں سے نہیں۔ وہ سید نہیں ہیں۔ بلکہ وہ کشمیری ہیں۔ ہم بھی ناظرین کی دلچسپی کی خاطر وہ تحریر بجنسہ ذیل میں درج کرتے ہیں +

وھو ھذا

بخدمت ایڈیٹر صاحب اخبار ہندوستانی سلامت

جناب من۔ میں نے سر سید احمد خانصاحب بہادر کے سی ایس آئی کی اکثر تحریروں اور تقریروں میں بیان دیکھا ہے کہ انمیں عرب کا خون موجود ہے اور اب بھی کبھی کبھی خون ابراہیمی جوش کرآتا ہے۔ اب میرے ایک معزز مسلمان دوست جنکو بہت کچھ سید صاحب اور آنکے خاندان کے حالات سے اطلاع ہے مجھے بتا رہے ہیں۔ کہ سر سید صاحب جسوقت یہہ کہتے ہیں کہ انمیں عرب کا خون ہے اُسوقت وہ ایک بات خلاف واقع بیان کرتے ہیں۔ کہ جسکی تصدیق شاید اُنکو کرنی مشکل ہوگی۔ میرے دوست کا بیان ہے کہ سر سید کا مورث اعلی عرب کے رہنے والے نہیں تھے۔ بلکہ وہ کشمیر کے باشندے تھے۔ ہندو کشمیری پنڈت تھے۔ اور اُنہوں نے مجبوری سے مذہب تبدیل کیا جسکی کیفیت مجھ سے میرے دوست یوں بیان کرتے ہیں کہ جس زمانہ میں سکندر مشہور بت شکن نے کشمیر پر حملہ کیا۔ اُسوقت بہت سے کشمیری پنڈتوں کو مسلمان کیا۔ انہیں نومسلموں میں سید صاحب کے مورث اعلی بھی تھے۔ اب اسکے بعد سوال ہوگا کہ یہہ سید کیونکر ہوئے۔ اسکا جواب میرے مہربان یہہ دیتے ہیں کہ جب یہہ کشمیری پنڈت صاحبان مسلمان ہوئے۔ اُنہوں نے سکندر سے عذر کیا کہ ہمارے مسلمان ہونے کا نتیجہ یہہ ہوگا۔ کہ ہم شامل طور پر ہم ادنی مسلمانوں میں شامل ہونگے۔ اور ہمارا وہ مرتبہ گیا جو ہم اب تک حاصل کئے ہوئے تھے۔ مولویوں نے یہہ قرار دیا کہ نہیں یہہ ٹھیک نہیں ہے۔ یہہ کشمیری برہمن جو مسلمان ہوئے ہیں وہ سادات کہلادیں اسطرح سے یہ لوگ سید ہوگئے میرے دوست کو بتعدد اسکا اعتبار ہے کہ اُنہوں نے نہایت وثوق کے ساتھ مجھکو یقین دلایا ہے کہ اگر سید صاحب خود اپنے خاندان کا شجرہ کئی سو برس کا پیش کریں تو یہہ ملسکتا ہے۔ غرضکہ یہہ امر تصفیہ طلب ہے۔ اسکی نسبت میں چاہتا ہوں۔ کہ آپکے اخبار کے ناظرین میں سے جو صاحب پوری واقفیت رکھتے ہوں۔ وہ مجھے اطلاع کردیں۔ ممکن ہے کہ میرے دوست غلطی پر ہوں۔ اور جن ذریعوں سے اُنکو اس امر کا یقین دلایا گیا ہو وہ ٹھیک نہوں۔ تاہم مجھے امید ہے کہ اس واقعہ تاریخی کی خاطر صرف آپ ہی کے اخبار کے ناظرین نہیں بلکہ دیگر اخبارات بھی اسکی نسبت بذریعہ اپنے اخبار کے اطلاع دینگے +

راقم مستفسر

غور طلب ای پیارو تم ہر ایک روح کو یقین نکرو بلکہ روحوں کو آزماؤ کہ وے خدا کی طرف سے ہیں کہ نہیں کیونکہ بہت سے جھوٹے پیغمبر دنیا میں نکل آئے ہیں۔ اسی سے تم خدا کی روح کو پہچانو۔ ہر ایک روح جو اقرار کرتی ہے کہ یسوع مسیح جسم میں آیا۔ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ اور ہر ایک روح جو اقرار نہیں کرتی کہ یسوع مسیح جسم میں آیا خدا کی طرف سے نہیں۔ یہی مسیح کی مخالف ہے ۱ یوحنا ۴ (۱ و ۲ و ۳) +

بقیہ تفسیر انجیل یوحنا

ملقب بہ

منتہی الافکار

اس کتاب کو عام فائدہ کے لئے پادری رابرٹ کلارک صاحب ایم اے سکرٹری چرچ مشن سوسائٹی پنجاب و سندھ نے۔ اور پادری مولوی عماد الدین صاحب لاہز ڈی ڈی نے امرتسر میں ملکے تصنیف کیا

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اور کہ باپ مجھے جلال دیتا اور میں باپ کو جلال دیتا ہوں آخر الامر اُسنے اختتام کی راہ سے یہہ بھی فرمایا (۱۷-۳) کہ حیات ابدی یہہ ہے۔ کہ تجھے اکیلا سچا خدا۔ اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔ یہہ کلام سنکے اے معترض اگر تجھ سے ہو سکے تو خدا سے مسیح کو الگ کر باپ تعالیٰ کو اُسکے ابن جلیلہ سے منفرد کرکے دکھلا بشرطیکہ تو حیات ابدی کو نہ کھو سکے ابن اللہ کو باپ سے الگ کرکے اور تنہا خدا کا اقرار کرکے۔ تو حیات ابدی پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ پس جس نام کے الگ کر دینے سے ہماری نجات میں نقص آتا ہے۔ وہ نام ہمارے ایمان او اقرار میں سے کیوں الگ کیا جاوے +

اُسکے بعد اُس فرمانبرداری اور جانفشانی اور جانکنی کا تذکرہ ہوتا ہے جسکو خداوند نے ہماری بشریت میں مجسم ہوکر اپنے ذمہ لیا تھا۔ اور تکمیل کو پہنچا دیا۔ جسکے ذریعہ سے بیشمار نعمتیں اور بخششیں اُسکے دست مبارک سے ہم ناچار گنہگاروں کو پہنچیں۔ اور اُسنے کہا (آیت ۴) میں نے زمین پر تیرا جلال ظاہر کیا ہے) اسکے بعد وہ فرماتا ہے کہ اب مجھے جلال دے۔ اپنے پاس جو شخص جانتا ہے کہ مسیح خدا کی ذات سے الگ ہے۔ تو وہ بتلا دے کہ اسکا کیا مطلب اور مقصد ہے۔ وہ کیسا جلال مانگتا ہے۔ اُسکے حقیقی جلال میں کونسی کمی اور کوتاہی آگئی تھی۔ وہ تو خود فرماتا ہے کہ آفرینش جہان سے پہلے میں تیرے ساتھ جلال رکھتا تھا۔ جلال میں تھا میرا وہی جلال ہے۔ کیا یہہ بات ذات واحدہ کے مخفی اسرار میں سے نہیں ہے۔ پس لفظ اپنے پاس میں کیا خاص مراد یا اشارہ ہے۔ اور وہ یہی ہے کہ وہ خدا سے نکلا۔ اور دنیا میں آگیا۔ اور مجسم ہوا۔ اور سب کاموں کو جنکے کرنیکے لئے آیا تھا انجام کو پہنچا کے۔ اور نوکر کی صورت پکڑ کے۔ اور صلیبی موت تک فرمانبرداری کی۔ اور آپکو پست کیا۔ اب اپنے اُسی قدیم جا" میں جانا چاہتا ہے۔ اور یہہ سب باتیں ہمارا ایمان درست کرنیکے لئے دنیا میں ظاہر کی اگر وہ یہہ باتیں مخفی رکھتا تو ہم کیونکر ایمان لاتے +

یہی مضمون خداوند نے (۱۳-۳۱ و ۳۲) میں پہلے بھی فرمایا تھا۔ جبکہ یہوداہ اسکریوطی مجلس سے باہر نکلا تھا۔ یہہ کیسی نامناسب بات ہے کہ ہم بنی آدم جنکے دل اور روحیں اس گارے کے بدن کے بوجھ بھار سے دبی ہیں۔ اور جنکی تمیزیں دنیاوی کیچڑ کے دلدل میں دھنسی اور آلودہ ہیں خداوند کے اُن اقوال کا فیصلہ کرنیکا دعویٰ کریں جو اُسنے اپنی ماہیت کے بارہ میں فرمائے ہیں۔ اور اپنے فتنہ انگیز اور فسادی مباحثوں سے اپنے کو اسکے جوہر ذات کے مسائل اور مقدمات کا منصف سمجھیں ۔ دیکھو کیسی خلوص آمیز اور سلیس عبارت میں خداوند نے ہمارے ایمان کے اصول کا بیان کیا ہے جو اسکی ماہیت کی شان کے مناسب اور ہماری فہم کے مطابق ہے (جلال سے) مراد وہی عزت اور حرمت ہے۔ جو اُسکی بشریت کو حاصل ہوئی ہے۔ اور (اُس جلال) سے مراد کلمۃ اللہ کا ازلی جلال ہے۔ اور کہ (خدا اُسمیں متجلی ہوا یعنے ابن آدم میں خدا متجلی ہوا۔ اے بدعتی آدمی تجھسے میرا سوال یہہ ہے کہ کیا ابن آدم اور ابن اللہ دو الگ ہیں یا کچھ فرق ہے تو ناچاری سے کہیگا کہ ایک شخص ہے کیونکہ لکھا ہے کہ کلمہ مجسم ہوا پس میں پوچھتا ہوں کہ وہ خدا کون ہے جو اس ابن آدم اور ابن اللہ میں متجلی ہوا ہے۔ اس جملہ کی اصل حقیقت کیا ہے۔ دیکھیے جب ابن آدم خدا سے متجلی ہوتا ہے تو خدا کی ذات اُسمیں بتصدیق باقی ہے۔ کیونکہ بغیر خدا کے خدا سے متجلی ہونا کسی کا حق نہیں ہے۔ اور ابن آدم جو خدا میں متجلی ہے۔ اُسے خدا آپ میں متجلی کرتا ہے۔ یعنے ابن آدم میں الہی جلال بھی ہے۔ اور اللہ کا جلال ابن آدم کے جلال کے ساتھ اسقدر تعلق رکھتا ہے۔ کہ ذات کی تفریق ہر صورت سے منع ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس متجلی ذات کو اپنی ذات میں شامل کرتا ہے۔ اور اسبات میں خاص اشارہ ہے اُس غلامی اور پستی کی جسمانی حالت سے جسمیں خدا کی شفقت سارے جہان کے روبرو کھل گئی ہے۔ اور برملا اشتہار ہوگیا ہے۔ کہ مسیح مصلوب کو خدا تعالیٰ اپنا خاص محبوب جانتا۔ اور آپ میں رکھتا ہے فقط +

از بندہ راقم الحروف عماد الدین لاہز ہمکو جناب بشپ صاحب موصوف نے یہہ باتیں جو اس ضمیمہ میں ہیں بعض کتب سے خصوصاً بشپ ملر ہو صاحب کے بیان سے نکال کے مجھے سنائیں اور جیسا میں سمجھا میں نے حتی المقدور صحت سے اُنکو عبارت میں لکھا ہے۔ چونکہ مضمون نہایت عمیق ہے اگرچہ نشیب و فراز کسی مضمون میں ہوا ہو تو یہہ میرے فہم کی خطا ہوگی نہ جناب بشپ صاحب کے بیان کی۔ فقط +

ایسے اعلیٰ درجہ کے خیالات بغیر علم الہی حاصل کئے مشکل ہیں۔ ہمارے لائق مصنفوں نے بہت محنت کی ہے در حقیقت بلا مبالغہ اُنکی یہہ محنت قابل داد ہے۔ ہمکو پوری امید ہے۔ کہ مسیحی اور غیر اقوام اس تفسیر سے بہت فائدہ حاصل کرینگے مذکورہ بیان سے جو تسلی اور اطمینان ہمنے اپنے دل اور روح میں حاصل کی ہے۔ ایسا پیشتر کسی اور کے بیان اور تحریر و تقریر سے بہت کم حاصل کیا تھا۔ اگر مسیحی غور سے اسپر توجہ کرینگے۔ تو بازار کی منادی اور گرجا کے وعظ کے واسطے اس سے بہت امداد حاصل کرینگے +

شروع میں ایک مختصر سا دیباچہ ہے جسمیں حضرت یوحنا فقیہ کی مختصر سوانح عمری ہے۔ دلچسپ ہونیکے علاوہ اُس

بزرگ کے مستقل ایمان کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے جس سے ہر ایک مسیحی اپنے ایمان کی مضبوطی کے لئے بہت کچھ حاصل کر سکتا ہے۔ نہایت صحت اور صفائی کے ساتھ مشن پریس لودیانہ سے اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر چھپ کر شائع ہوئی ہے۔ ۵ صفحہ کی اسمیں غلطی ہو گئی ہے۔ یہہ سہواً نہیں۔ مگر اس وجہ سے یہہ غلطی واقع ہوئی۔ کہ اول ۱۰ اصفحہ سے جہاں سے دوسرا باب شروع ہوتا ہے چھپنی شروع ہوگئی تھی۔ خیال کیا گیا تھا کہ پہلے باب کا مضمون ۱۰ اصفحہ کا ہوگا۔ لیکن وہ صرف ۸ صفحہ کا ہوا۔ اسلئے یہہ غلطی ہوگئی۔ لیکن اس غلطی کی ایک عمدہ طریق سے تصحیح کیگئی ہے +

یہہ کتاب ۱۰۴ صفحہ پر ختم ہوئی ہے۔ قیمت صرف ۸ ہے شائقین خریدار خریداری کی درخواستیں لاہور بابو رالا صاحب پی بی اور پی آر بی سوسائٹی اور امرتسر میں بابو فیلبوس صاحب کے پاس بھیجدیں +

کلارک آباد

ضلع لاہور کا معاملہ درحقیقت ایک مشکل اور نازک معاملہ ہے۔ برسوں سے مشنریوں نے اسمیں کوشش دستی بلیغ کی .... لیکن اب آریہ حکومت کے باعث وہاں کی حالت بہت ہی ابتر اور خراب ہو رہی ہے غریب عیسائیوں پر بہت ظلم ہوتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہہ جگہ پنجاب چرچ کونسل کے ماتحت ہے۔ اسوجہ سے چرچ مشنری کونفرنس نے توجہ نہیں فرمائی۔ بلکہ نورافشاں کے نوٹ پر جرچ مین صاحب نے فرمایا کہ "یہہ معاملہ کونفرنس میں کبھی نہ آویگا" خیر اب ہم چرچ کونسل کو جسکا جلسہ غالباً ایک مہینہ بعد فراہم ہوگا توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ ایک دفعہ ضرور ہی اسپر غور کرے کیونکہ جو حالات وہاں کے ہمارے پاس پہنچے ہیں۔ جنکو وقتاً فوقتاً ہم شائع کرینگے۔ نہایت ہی دردناک ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ نہ صرف چرچ کونسل بلکہ پادری رابرٹ کلارک صاحب اور پادری پرکنس صاحب۔ اور پادری ... صاحب خود بھی ان باتوں کا نوٹس لینگے +

کارسپانڈنس

(نامہ نگاروں کی تحریر ایڈیٹر کی تحریر نہیں)

ہر دلعزیزی

جو شخص چاہے کہ دنیا میں ہر دلعزیز رہے۔ اسکو چاہیئے کہ اپنی گفتگو اور افعال کا بہ تہدید تمام نگران رہے۔ اور نادان آدمی کی طرح کوئی کام یا کوئی بات ایسی نہ کرے جس سے عوام خیال کریں کہ فاعل اسکا اپنے کاموں میں دیانتدار نہیں یا خوشامد کرنا اسکی مزاج کا جزو اعظم ہے۔ علم اخلاق اور قواعد شرافت کی بیشمار کتابیں ہیں۔ لیکن انمیں سے ایک قاعدہ کا عامل اس عالم بے عمل سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ جسنے سارا علم اخلاق کا حاصل کیا ہے۔ اور عمل کچھہ نہیں کرتا۔ ہمارے ملک کے اکثر لوگوں کا مزاج ایسا ہے کہ وہ ہر دلعزیز بننے کے واسطے ایسے ناشائستہ اور ناجائز طریقے گفتگو اور اقوال سے ظاہر کرتے ہیں جو شریف یا جنٹلمین ہرگز نہیں کر سکتا۔ پس معلوم ہوا کہ ہمارے ملک میں ایسے ہر دلعزیز بھی موجود ہیں جو جنٹلمین نہیں۔ ہمارے ملک کے پرانے فیشن کے ہر دلعزیزوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی روش کو تبدیل کریں۔ ورنہ وہ زمانہ حال کے خیالات کے بموجب شریف نہ کہلا سکینگے۔ کیونکہ جب دل میں کچھہ اور بھرا ہوا ہو۔ تو الفاظ ذیل اسمیں یہہ صفت پیدا نہیں کرتے۔ کہ وہ ہر دلعزیز ہے۔

آئیے حضرت۔ بندہ پرور۔ مزاج معلیٰ۔ ہیں تو آپکے جوتے کی چھٹ چھٹ ہوں۔ وغیرہ۔

نیز جو شخص ہر دلعزیز ہونیکی خواہش کرتا ہے۔ اسکو چاہیئے کہ راست اور خیر خواہانہ طور پر دوسرے انسان کو ایسا سمجھے جیسا کہ اپنے تئیں خیال کرتا ہے۔ دوسرے شخص کے حالات اور اقوال کو اسطرح سے دیکھے کہ گویا وہ اپنے افعال پر نظر کرتا ہے۔ غیر کے نفع نقصان پر اپنا نفع اور نقصان تصور کرے غیر کے ساتھہ ایسا طریقہ برتے جیسا کہ وہ چاہتا ہے کہ لوگ اسکے ساتھہ برتیں۔ امید ہے کہ پورے طور پر ان مختصر قاعدوں پر عمل کرنیسے انسان سچا ہر دلعزیز ہو سکتا ہے۔ اور اسکی شہرت (جنٹلمینی) بھی قائم رہتی ہے۔ بقول شاعر ؏

اخلاق سب سے رکھنا تسخیر ہو تو یہہ ہے

راقم موہن لعل از امرتسر

سالانہ جلسہ مشن سکول ملتان

یہہ جلسہ تاریخ ۲۰ دسمبر ۱۸۹۹ء منعقد ہوا تھا۔ جو سکول کی ترقی کا نمایاں ثبوت ہے۔ موقع جلسہ ایک عمدہ نمائشگاہ تھا نشست گاہیں قرینہ سے ایک شامیانہ کے نیچے بچھی تھیں۔ چاروں اطراف انعامات مزین کئے گئے تھے۔ جنپر کتب ہائے پرفضا

دوا تہائے گوناگوں۔ چادر رومی و چینی۔ چاقوہائے انگلستان۔

دو پنجابات* وپارچات بنارس و ہندوستان چنے ہوئے تھے۔ اول جناب پادری بان فورڈ صاحب نے انعقاد جلسہ کا سبب بیان کیا۔ بعدہ مسٹر گیم چند ہیڈماسٹر نے سکول کی ایجوکیشن و رپس ترقی کا بیان کیا۔ اور انعام تقسیم کیا گیا +

(۱) واضح ہو کہ پیشتر تشریف آوری مسٹر گیم چند اس سکول میں کل ۱۹۱ طلبا درج رجسٹر تھے۔ باوجودیکہ طلبا کا نام جو جسکی فیس دو ماہ تک درج رجسٹر رہتا تھا۔ اور اب حالانکہ صرف چھہ روزہ غیر حاضر کا نام خارج کیا جاتا ہے۔ تاہم طلبا درج رجسٹر کی تعداد ۲۵۰ سے کچھہ زیادہ ہے +

(۲) فیس کا یہہ حال تھا۔ کہ صرف چھیاسٹھہ روپیہ ماہوار حاصل ہوتے تھے۔ مگر ان دنوں ایکسو ستر تک فیس کی آمدنی ہے جس سے بیجہ گرانٹ مدرسہ کا کام بخوبی انجام پا سکتا ہے +

(۳) گرانٹ کا ایکسو چالیس سے دو سو تک پہنچنا صرف ہیڈماسٹر صاحب کی کوشش کا نتیجہ ہے +

(۴) امیترنس کے سات طلبا سے تین کا ورنیکلر کی تیس سے تشفیع کا کامیاب ہونا انکی لیاقت کا شاہد ہے +

* واہ حضرت آپکی فصاحت کے کیا کہنے ہیں ایڈیٹر

(۵) انجیل کی تعلیم بھی بہت خوبی اور شوق سے دیجاتی ہے۔ چنانچہ جو طلبا انجیل کے امتحان میں کامیاب ہوئے وہی امتحانات یونیورسٹی میں پاس ہوئے ۔ اسطرح طلبانے ذیل انعام حاصل کیا +

شعر معنی طلب

پروانہ بنا سے جلانے کو وفادار
محفل میں کوئی شمع بدلجائے تو اچھا

حل اشعار

نورافشاں کے پرچہ نمبر ۵ مطبوعہ ۱۳ دسمبر ۱۸۹۸ع کے ۷ صفحے کے پہلے کالم پر جو اشعار حل طلب تھے انمیں سے دو شعر نمبر ۳ و ۵ مندرجہ ذیل حل ہیں۔

نمبر ۳ دانش دریں محیط ز خود رخت بستن است
برروئے چار موج مربع نشستن است

یہ شعر اہل تصوف کے مذاق کا ہے۔ جہاں تک کہ میرا قیاس ہے محیط دنیا کو فرض کیا ہے۔ چار موج سے مراد ہوا۔ ہوس شہوت غضب کی ہے۔ مربع نشستن مراد ہے چارزانو بیٹھنے سے شاعر کہتا ہے کہ اس دنیا میں دانش ترک خودی یا از خود رخت بستگی ہے۔ اور نیز ان چاروں پر قائم بیٹھنا ۔ انکو دبا کے بیٹھنا یا انکو قبضہ میں لانا ۔ یا انکا مطیع ہونا بھی ہے۔ مراد یہ کہ خودی کا ترک کرنا اور ان چاروں مذکورہ بالا کا مطیع ہونا اس دنیا میں یہی دانش ہے۔ اور ماسوائے اسکے جو دانشیں ہیں وہ فضول ہیں +

نمبر ۵ میری لیلی کو کردیا مجنوں
اے سکندر تجھے میں کیا کوسوں

لیلی مراد معشوق و مجنوں مراد عاشق۔ سکندر رومی نے پہلے پہل شیشہ ایجاد کیا ہے۔ یعنے وہ معشوق اپنی خوبصورتی شیشہ میں دیکھکر آپ اپنا عاشق ہوگیا۔ اے سکندر میں تجھے کیا کوسوں ہوا تیرا شیشہ ہوئی اسکی یہ حالت ۔ شیخ عبد العزیز ومرزا امام بیگ طالبعلمان مشن سکول گجرات

شعر بھیجنے والے صاحب کو واضح ہو کہ دو شعر مندرجہ ذیل ہمارے بھی حل کرو۔

(۱) خیال وخواب راحت ہے علاج بیگمانی کا
وہ کافر گور میں مومن سپر شانہ ہلاتا ہے

(۲) کند شد دندان کوہ از برگ پان
خندہ زد دریا بریش آسماں

خبریں

لو اور سنو ۔ یہہ تجربہ ہوا ہے کہ جو شخص کوئیلے سے اپنا منہہ کالا کرلے ۔ اسپر تابش آفتاب کا اثر کم ہوتا ہے + **کہتے** ہیں حکیم نورالدین طبیب مہاراجہ جموں نے ایسی بہاڑ بی بوٹی دریافت کی ہے ۔ جو دفع تپ میں کونین کے مساوی ہے ۔ اور حکما تپ کو دفع کرتی ہے ۔ **دس** لاکھہ سکہ روبل کے خرچ سے زار روس نے اپنے والد متوفی کے نام سے مفلس نادار اندھوں کے لئے لنگر خانہ جاری کیا ہے ۔ اور سالانہ تین لاکھہ روبل آمدنی کی جاگیر اسکے ساتھہ وقف کی ہے ۔ یہہ سب خرچ زار نے اپنی جیب خاص سے دیا ہے + **ضلع** ہوشیارپور میں ایک شخص کے گھر جسقدر بچے پیدا ہوئے سب اندھے ہیں ۔ ایک بھی بینا نہیں **وسط** افریقہ میں ایک بادشاہ کے گھر میں پندرہ سو عورتیں ہیں (ضرور مسلمان ہوگا) + **ساحل** زنجبار پر مفسدوں اور سرکشوں کی سرکوبی کے لئے جرمن نے حملہ کرکے اپنے نقصان کے معاوضہ میں جلاکر خاک سیاہ کردیا + **موضع** ماکھن پور میں ایک ۴۰ برس کے مہاجن کے چار بیٹے اور چار بیٹیاں ایک ہی وقت میں مرگئے ۔ شان الہی ہے کہ ابھی وقت وہ اتنی اولاد رکھکر لاولد ہوگیا + **فرانس** میں ایک شخص کو سکتہ ہوگیا ۔ ڈاکٹر نے کہا کہ مرگیا ۔ تجہیز و تکفین کا سامان ہوگیا ۔ مگر رات کو وہ شخص اُٹھہ بیٹھا سب نے خوشی منائی + **کراچی** میں ایک سولہ فیٹ لنبا گھڑیال پکڑا گیا ۔ اور عجائب خانہ میں رکھا گیا + **کراچی** سے سفینہ کی خوفناک مہلک خبریں اس موسم سرد میں آئیں + **بخارا** سے ایک سفارت خاص کام پر روانہ دارالسلطنت روس ہوئی + **لندن** یونیورسٹی بی اے میں اگلے ۱۸۱ پاس ہوئے ۔ انمیں ۴۷ لیڈیاں تھیں + **امریکہ** کی عورتوں نے ۱۸۶۰ع سے ۱۸۸۸ع تک ۴۲ ہزار مختلف ایجادیں کیں + **چین** کے وسطی علاقہ میں طغیانی سے لکھوکھا آدمی مرگئے ۔ بیشمار تباہ ۔ فصلیں برباد اسپر قحط نے اور غضب ڈھایا ہے ۔ اس قومی مصیبت کے لئے چندہ کھولا گیا + **ڈھاکہ** میں ایک ہندو مسلمان ہوا آشنائی ہندو عورت لینے کے لئے عدالت میں دعوی دائر کیا ہے + **بمبئی** فوج کے کرنیل ملکی پر بجرم غبن سرکاری روپیہ ایک سال قید بیس ہزار روپیہ جو غبن کیا ۔ جرمانہ ہوا + **مہاراجہ** جے پور ہندو راہب میں پرکاشن کا مندر ۲۵ لاکھہ روپیہ کے صرف سے بنوارہے ہیں ۔ اگر یہہ روپیہ کسی اور نیک کام میں صرف ہو ۔ تو کیا ہی نیک نتیجہ نکل سکتا ہے + **کوٹ مٹھن** کے ایک مندر کے پوجاری کو جسنے ایک ۹ برس کے لڑکے کو زیور کے لالچ سے ذبح کیا تھا پھانسی دیگئی + **شہنشاہ** جرمن اپنے والد کے آوردہ افسروں کو موقوف کررہے ہیں + **زنجبار** میں پادریوں کا صدر مقام محمدیوں نے جلا دیا ۔ تمام اسباب لوٹ لیا ۔ آٹھہ پادری قتل کئے ۔ واہ رے مسلمانی ۔ یہی محمدی اخلاق ہے ۔ نہ وہ کہ جسکا ڈنکا آج ہندوستانی محمدی بجارہے ہیں + **شاہ** سردیہ اپنی بیگم کو طلاق دینے کے باعث نازک حالت میں ہیں ۔ اُنکے اختیارات چھن گئے ۔ اب وہ تخت چھوڑنے پر ہیں + **پوپ** آف روم کے اختیارات پر غور کرنیکو یورپ میں کمیٹی بیٹھی + **کراچی** کے جیلر نے ایک قیدی کو عقوبت میں بھیجا تھا ۔ اسپر مقدمہ دائر ہوا + **ایک** لیڈی نے برما میں پچاس چیتے مارے + **ایک** قول آریہ سماج کی نسبت اخبار رفاہ (?) لاہور

میں یوں لکھا ہے کہ امید ہے کہ بہ من مانی جماعت چندر روز تک سوامی دیانند سے بھی ناراض ہو جاوے گی۔ اور کوئی نیا ڈھکوسلا نکالیگی۔ آریوں کے حوصلے پست ہو رہے ہیں۔ اور انمیں اب گھبراہٹ پیدا ہو گئی ہے +

گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ چنار کا پہاڑی قلعہ منہدم کیا جاوے۔ یہ قلعہ کوہ بندھیاچل کو کاٹ کر بنایا ہوا ہے +

جنوبی کنارا اور ٹراونکور میں ہیضہ بیطرح پھوٹا۔ خدا خیر کرے سنہ ۹۹ء ابھی شروع ہی ہے +

بنگلور میں ایک کیتھلک پادری صاحب ایک خیالی شفاخانہ ایران کے لئے چندہ جمع کرتے تھے۔ وہاں کے پادریوں کی مصنوعی چٹھیاں پیش کر کے یہاں کے افسر پادریوں سے سفارشیں کرائیں۔ اور روپیہ جمع کیا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ تمام کام دھوکا تھا۔ نہ ایران میں کسی شفاخانہ کی تجویز ہے۔ نہ وہاں کے پادریوں کو کچھ خبر ہے۔ اب کیتھلک چیلین نے پادری مذکور پر عدالت مجسٹریٹ جعل و دھوکہ کی نالش دائر کی ہے

حال میں ایک انگریزی جہاز مسمی اصفری کو یہ معلوم ہوا کہ دو بڑے نخاس جہاز جس میں غلاموں کی خرید ہوتے ہیں۔ سواحل اپنا وہیں شب کو لنگر کیا۔ صبح کو تین جہاز دور سے نظر آئے انکے ٹھہرنے کے اشارہ کے لئے فیر کی۔ چونکہ ان فیروں کا یہہ منشا تھا۔ کہ جہاز ٹھہر کر معائنہ کرائیں۔ لہذا ازبعض جہازوں نے بھاگنے کا ارادہ کیا۔ اصفری جہاز کے افسر نے انکے بڑے جہاز کے مستول پر تاک کے نشانہ مارا جسکی وجہہ سے جہاز بھی بیکار ہو گیا اور دیگر جہاز بھی گرفتاری میں آ گئے۔ انکی تلاشی لینے سے دو سو سے زیادہ عورت اور مرد برآمد ہوئے انمیں بہت بڑا حصہ ان غلاموں کا تھا جو عیسائی مذہب رکھتے تھے۔ اور ابی سینیا سے تجارت کے لئے بھیجے گئے تھے +

پیشنگوئی۔ دربنولا پیشینگویوں کا جلسہ جمع ہوا تھا اور کم و بیش غضبناک باتوں کی پیشینگوئی کی ہے۔ اگر ہم پادری مسٹر بیکسٹر کا قول یقین کریں تو اس زمانہ کا آخری دن ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء کو ہو گا۔ ایک عظیم جس سے بڑھکر کوئی جنگ نہیں ہوئی سنہ ۱۸۹۹ء یا سنہ ۱۹۰۰ء میں ہو گی جس سے تئیس سلطنتیں ترمیم ہو کر صرف دس رہینگی۔ برٹش کو خرابیاں پیش آئینگی۔ ٹرانسوال ۲ ستمبر ۱۸۹۹ء کے بہت سا ملک قبضہ سے نکل جاویگا۔ ایک لکھ چوالیس ہزار عیسائی مارچ سنہ ۱۸۹۹ء کے قبل زندہ آسمان کو چلے جاوینگے۔ زلزلے اور قحط بیماریاں پھیلینگی۔ مسیح دنیا پر آوینگے اور ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء سے ست جگ کا زمانہ شروع ہو گا۔ عین تشفی کی بات یہہ ہے کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار نیک آدمی زندہ رہینگے جب دنیا کا خاتمہ ہو گا باقیماندہ لوگوں کو اس تیرہ دنیا میں صرف بارہ سو برس کے لئے اور چین ہے +

عیسائیوں اور مسلمانوں کا تنازعہ

افریقہ کے صوبہ زنزالینڈ کے نئے بادشاہ نے طاقت حاصل کرتے ہی فوراً بڑے بڑے عہدے عیسائیوں کو دیدیئے۔ مگر عربوں نے انکے تقرر پر مزاحمت کی اور انکو قتل کر دیا۔ بعد ازاں انگریزی اور فرانسیسی مشنوں پر حملہ کر کے انکو جلا دیا۔ اور بہت سے نئے عیسائیوں کو جان سے مار ڈالا۔ مشنری اپنے بچاؤ کا بندوبست کر کے او سا بیرو کو چلے گئے۔ سو انکو اس وقت عربوں کے ہاتھ میں قید ہے +

ایڈیٹر اور کپتان کی لڑائی

مارننگ پوسٹ الہ آباد نے پاؤنیر کے ایڈیٹر کے پیٹے جانے کی خبر کی اسطرح تصحیح کی ہے کہ کپتان ہیرسی جب ایڈیٹر کے کمرہ میں گئے تو انہوں نے ایک پرچہ اخبار جسمیں وہ ناگوار آرٹیکل تھا۔ دکھایا اور خاص اعتراضی فقرہ پر اشارہ کیا۔ ایڈیٹر جب اخبار پر جھکا ہوئے دیکھ رہا تھا کہ کپتان ہیرسی نے کوڑا مارا جسکو وہ چھپا کر لے گئے تھے۔ ایڈیٹر فوراً اٹھا اور اپنے حملہ آور کا گلا پکڑ لیا۔ اور جبتک اسکے لوگ نہ آئے پکڑے رہا۔ پھر لوگوں نے کپتان کو باہر نکال دیا یہہ کہکر مارننگ پوسٹ لکھتا ہے کہ یہہ کہنا غلط ہے کہ ایڈیٹر پیٹا گیا۔ ایڈیٹر سہولت سے نہیں پیٹے جاتے +

مارننگ پوسٹ نے یہہ بھی لکھا ہے کہ ایک بیرسٹر نے انکو گھوڑے کے چابک سے ٹھونکنے کی دھمکی دی تھی جسکا جواب اسنے یہہ دیا کہ اسطرح کوئی بزدل پیٹے گا۔ مارننگ پوسٹ نے لوکل بھر کی ہمدردی میں خبر کی تکذیب تو کی مگر اس سے تو تائید ہوئی ہم نہیں کہتے کہ پاؤنیر کا ایڈیٹر بزدل ہے یا بہادر مگر اتنا ضرور کہینگے کہ وہ بعض بیجو دیکھ کر بزدلانہ حملے ضرور کرتا ہے۔ ہم بھی اسی میں خوش ہیں کہ ایڈیٹر کو ابھی چابک لگا ہو مگر حقیقت میں زیادہ نہ پٹ گیا ہو +

مسٹر جی ای اے۔ راس بیرسٹر ایٹ لا کی درخواست پر کپتان ہیویٹ مجسٹریٹ الہ آباد نے بنام کپتان ہیرسی جلت جرم حملہ جو مسٹر جی ایم چزنی پر ۲۸۔ دسمبر کو کیا تھا سمن جاری کیا +

مدراس کے اخبار دوہسے کوچین کی بربادی بخش آتشزدگی کے حالات پڑھنے سے واقعی خوف پیدا ہوتا ہے۔ ایسی آتشزدگی وہاں کبھی نہیں ہوئی تھی۔ کم از کم ۲۵ لاکھ کا مال تاراج ہوا۔ لنکا کو جسطرح ہنومان نے جلایا تھا اسی طرح یہہ واقعہ نمودار ہوا۔ ایک کشتی میں کہیں سے آگ لگی وہ تیرتی ہوئی کنارہ پر آئی۔ یہاں مال کے جہاز تھے۔ آ نہیں جا لگی۔ لوگ کشتی کی طرف متوجہ ہوئے خیال کیا کہ وہ بیمدت کٹ جل کر دوب جائیگی کنارہ پر جو ایک عمارتی چھپر موجود تھا۔ اسکو آگ لگ گئی اور وہاں سے ہر ایک تعمیر اور آتشگیر چیز پر شعلے کا اثر ہوا چند عرصہ میں کارخانے خوب سلگ گئے اور ہزارہا آدمی وہاں جمع ہوئے۔ پھر شعلہ کی تاب نہ لا کر بھاگنے لگے۔ تیل کے پیپے بڑے بڑے زور سے پھوٹتے۔ سینکڑوں من ناریل کا تیل اور ناریل اور سن کے انبار بکثرت موجود تھے۔ آگ کی گرمی اسقدر تھی کہ کوئی آدمی نزدیک نہیں جا سکتا تھا شعلہ کے زور سے جو مکانات سڑک کی دوسری جانب تھے جلنے لگے ہوا میں آتش کی چنگاریاں اور راکھ شامل تھی۔ تمام راستہ مسدود ہو گیا۔ کسی ذی روح کی یہہ طاقت نہ تھی کہ آگے قدم رکھے۔ تمام تجار اور کوٹھی والے اپنے کارخانوں اور تعمیرات کو جلتے اور گرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ آتش مانند دریا کے موجزن تھی۔ ایکطرف سے عورات و اطفال کے رونے اور چلانے کی پرزور آواز آ رہی تھی۔ اور کسی جانب سے پیپوں کے پھوٹنے اور سوختہ مکانات

کے گرنے کی خوفناک آواز آتی تھی۔ اور سینکڑوں آدمی بحالت پریشان ایک دوسرے پر گرتے اور چوطرف بھاگتے تھے۔ کسی آدمی میں عقل و ہوش باقی نرہی۔ تمام کارخانے جلکر معدوم ہوگئے۔ اب انکی یہہ حالت ہے کہ سوائے چند سوختہ دیوار وں کے جو بالکل سیاہ ہوگئی ہیں کوئی شے باقی نہیں ہے۔ وہ کارخانے جہاں آجسروز سہپہر کو سینکڑوں مزدور زن اور بچے کام کررہے تھے اور آباد تھے اب معدوم ہیں۔ اور وہاں سنسان ہے اور ایک خوفناک ویرانہ نظر آتا ہے۔ ہزارہا لوگ کہ جن کو ان کارخانوں کے باعث روزی میسر ہوتی تھی۔ اب بیکار ہوگئے ہیں آئیندہ ان کو ہر ایک تکلیف اور فاقہ کا سامنا ہوگا +

پانی پر چلنے کا جوتا۔ ناگاساکی واقع جاپان عام کے ایک شخص انڈوف نامی نے لکڑی لوہے کاغذ گوندا در ربڑ کی نلیوں کے ذریعہ سے ایک ایسا عجیب جوتا تیار کیا ہے۔ کہ اگر اسکو پہنکر آدمی پانی کی سطح پر اتر پڑے تو نہیں ڈوبتا۔ بلکہ بخوبی گھنٹہ میں تین میل رفتار کے حساب سے چل سکتا ہے۔ بلکہ اپنے سر پر ۱۴-۱۵ سیر بوجھ بھی لیجا سکتا ہے۔ ابھی یہہ امر طے نہیں ہوا کہ اگر پانی پر موجیں اور لہریں ہوں تو سطح آب پر چلنے والا کسطرح اپنا مرکز ثقل قائم رکھ سکیگا +

توہم اور جہالت۔ سنگاپور میں گورنمنٹ کی طرف سے ایک پل بن رہا ہے۔ اور وہاں کے عوام الناس میں یہہ چرچا پھیل گیا ہے کہ گورنمنٹ کو اسکی بنیاد مستحکم کرنیکے لئے ایکہزار سر درکار ہونگے۔ شہر کے دیسی باشندے علی الخصوص چینی سخت تشویش میں ہیں +

غلہ کی ضرورت۔ کہتے ہیں امسال انگلستان فرانس اور اٹلی میں فصل کی حالت بہت ابتر ہے۔ اسلئے کم ازکم ان تینوں ملکوں کو بترتیب ۰۰۰۰۰۰ ۱۱۹ من ۰۰۰۰۰ ۴۸ من اور ۰۰۰۰۰ ۳۰۵ من یعنے کل ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ من گیہوں باہر سے لانی پڑیگی۔ دیکھیں بیچارے ہندوستان پر کسقدر نزلہ پڑتا ہے۔ غرض ہر صورت میں سال آئندہ میں بہیں زیادہ قحط کے لئے انتظار کرنا چاہئے +

اہل ولائت کا ایک میموریل

لارڈ ایلجن صاحب انگلستان سے ہندوستان کو روانہ ہونیوالے تھے۔ تو وہاں کے بہت سے معزز لوگوں کی ایک جماعت نے ایک میموریل پیش کیا کہ جسمیں علاوہ دکھلائی کے قانون یعنے ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۸ء کی منسوخی کے ایک اور ضروری اور معقول اصلاح کی درخواست کیگئی تھی۔ یعنے کہ ہندوستان میں جیسا کہ بدچلن لوگ دس سال عمر کی لڑکی کو راضی کرکے اسکی عزت کو خراب کر سکتے ہیں وہ عمر انگلستان کی طرح ۱۶ سال تک بڑھائی جاوے۔ بیشک یہہ بڑی معقول اور قابل پسند اصلاح ہے۔ دس سال کی لڑکی کو کوئی تمیز نہیں ہوتی اور نہ قانوناً وہ اس قابل سمجھی گئی ہے۔ کہ اپنی کوئی چیز بلا مرضی اپنے وارثوں کے کسیکو دے سکے۔ تو یہہ کتنا عیب ہے کہ اسکا جسم اسکے اختیار میں ہو۔ اور وہ اسکو برے طور سے استعمال کرنیکے لئے بے سمجھی کے عالم میں کسیکو دیدے۔ امید ہے کہ ہمارے حال وائسرائے اسکا قرار واقعی انتظام کرینگے +

لودیانہ

چیسہ

ہفتہ عشرہ سے بادل ہو رہے ہیں۔ بوندیں بھی کابے گاہے شروع ہوتی ہیں۔ مگر ۲۹۔ تاریخ خوب برسا تا دم تحریر برس رہا ہے۔ امید ہے کہ اور برسیگا۔ خداوند کریم کا شکر ہو جسنے باران رحمت نزول فرماکر خلقت کو آسودہ کیا۔ امید ہے کہ روز بروز جو گرانی بڑھتی جاتی تھی دور ہوگی +

تھیٹریکل کمپنی روز تماشے کرتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ لوگ انکی قدر کم کرتے ہیں۔ شاید وہی پرانے تماشے ہونگے +

بارش اور ہوا کی تبدیلی کے باعث صحت اب اچھی ہے پیدائش ۴۸ اموات ۳۳

رسید زر

ڈاکٹر مرزا سنل بیگ صاحب	سوہنی	[illegible]
ڈاکٹر برخوردار خان صاحب اسسٹنٹ سرجن ہیڈ ہاسپٹل	جنبہ	[illegible]
منشی جسونت سنگھ صاحب	کوٹ گڈھ	[illegible]
جناب سوہیل صاحب جوالدار	رامپور	[illegible]
منشی فضل اللہ صاحب	بریلی	[illegible]
پنڈت رام لال و بابو نور دین صاحبان	گوجرانوالہ	[illegible]
بابو جان سوداگر صاحب	سورنڈہ	[illegible]
پادری سوہن لال صاحب	جنبہ	[illegible]
مسٹر مرزا انیس صاحب	دھرمسال	[illegible]
کستورچند صاحب	اجمیر	[illegible]
نندرام صاحب	״	[illegible]
پادری حاکم سنگھ صاحب	وزیرآباد	[illegible]
بھائی کاہن سنگھ صاحب	״	[illegible]
پادری تھیاس صاحب	روپڑ	[illegible]
پادری جی ڈبلیو سویٹ و کرم بخش صاحبان	گوجرانوالہ	[illegible]
بابو غلام مسیح صاحب	ظفروال (گورداسپور)	[illegible]
مرزا فطرت بیگ صاحب	رامپور	[illegible]
منشی سکھپال صاحب	جہانسی	[illegible]
نقش محمد صاحب	لودیانہ	[illegible]
سید محمد سعید صاحب	״	[illegible]
نتھومل صاحب	״	[illegible]
گنیش داس صاحب	״	[illegible]
سنور خان صاحب	ٹانڈگڈھ	[illegible]
پادری قاسم خان خیاہ صاحب و مسٹر جے فلپ ……	سکھر	[illegible]
مسٹر ڈی۔ اے ہن پال صاحب	سہارنپور	[illegible]
منشی امام الدین صاحب	سیالکوٹ چھاونی	[illegible]
مسٹر ڈی چارلس	گجرات	[illegible]
مسٹر ڈبلیو بشم	کیکری	[illegible]
مسٹر سی۔ ایچ لیوک	کھنہ	[illegible]
مرزا یعقوب صاحب	کوئٹہ	[illegible]
ڈاکٹر مکنبس صاحب سول سرجن	مالیر کوٹلہ	[illegible]

(باقی آئندہ)